ٹریفک قوانین کی پابندی......شرعی حیثیت!

ادارہ

کیا فرماتے ہیں مفتیانِ کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ:

میں خود ایک مدرسہ کا طالب علم ہوں۔ مجھے یہ چیز بہت پریشان کرتی ہے جب اچھے خاصے مدرسے کے طلبہ اور اساتذہ روڈ پر بڑی دلیری سے ٹریفک قوانین توڑتے ہیں اور اسے غلط بھی نہیں سمجھتے۔ رانگ وے (ون وے پر اُلٹا چلنا) سگنل کی خلاف ورزی کرنا، پارکنگ اس طرح کرنا کہ دوسرے کو پریشانی ہو وغیرہ، یہ وہ مسائل ہیں جن سے معاشرے میں جنگل کا سا ماحول بنتا جارہا ہے۔ ظاہری سنت کا لباس پہن کر اور داڑھی رکھ کر یہ طلبہ اور اساتذہ خود کو شہری قوانین سے بالاتر سمجھتے ہیں۔ ان کو سمجھانے کی کوشش کی جائے تو اُلجھتے ہیں اور کہتے ہیں کہ عام آدمی جب کرتا ہے تو اسے پہلے روکو۔ میں ایک مدرسہ کا طالب علم ہونے کی حیثیت سے سوچتا ہوں کہ مولانا حضرات کو عام آدمی کے لیے نمونہ ہونا چاہیے اور مثال بننا چاہیے۔ کیا دینی مدارس میں پڑھنے والے طلبہ اور خاص کر اساتذہ کو عام شہری قوانین کی تعلیم دینے کے لیے کوئی شعبہ ہے؟ اور اگر ہے تو پھر دینی مدارس کے طلبہ اور اساتذہ کے افعال میں یہ تعلیم کیوں نظر نہیں آتی؟

مستفتی: قاسم عبدالحمید

الجواب حامداً ومصلیاً

دینی مدارس کے طلبہ ہوں یا اساتذہ یا پھر عام شہری، وہ شرعاً ٹریفک قوانین کے پابند ہیں۔ یہ پابندی دو بنیادوں پر لازمی ہے:

۱:......ٹریفک قوانین ملک کے جائز انتظامی قوانین کا حصہ ہیں جو عوام کی فلاح وبہبود پر مبنی ہیں، ایسے قوانین میں رعایا کو شریعت نے تاکید کے ساتھ پابندی کا حکم دیا ہے۔

۲:......ٹریفک لائسنس کے اجراء میں جو آداب وقوانین بتائے جاتے ہیں اور لائسنس ہولڈر

کو ان کے التزام کی تعلیم دی جاتی ہے، جسے قبول کرنے کے بعد لائسنس کا اجراء ہوتا ہے۔ یہ درحقیقت ٹریفک قوانین کی پابندی کا عہد و پیمان ہوتا ہے۔ ہر مسلمان بحیثیت مسلمان ہر جائز عہد و پیمان کو پورا کرنے کا پابند ہوتا ہے، بالخصوص حکومتِ وقت یا اس کے اداروں کے ساتھ عہد و پیمان کا پابند ہوتا ہے۔

جو ڈرائیور حضرات ان قوانین اور معاہدوں کی پابندی کرتے ہیں، وہ اچھے مسلمان اور بہترین شہری کا مصداق ہیں۔ اگر کوئی غلط کام کرتا ہے یا خلافِ قانون اقدام کرتا ہے تو اس کی غلطی اور قانون کی خلاف ورزی کسی اور کے لیے جواز کی دلیل نہیں ہے۔ علماء و طلبہ کو اس امر کا بطورِ خاص لحاظ رکھنا چاہیے۔ دینی تعلیم کے ضمن میں حکامِ وقت کی جائز امور میں فرمانبرداری اور عہد و پیمان کی پاسداری کی نصوص کثرت کے ساتھ موجود ہیں، جنہیں مستقل شعبے کے قوانین وآداب سے تعبیر کیا جاسکتا ہے، جن علماء وطلباء کو ان آداب کا استحضار نہ ہو، وہ ان حوالہ جات کو ملاحظہ فرمالیں:

۱:-''عن أنسؓ، أن النبي صلی اللّٰہ علیه وسلم قال لأبي ذرؓ: اسمع وأطع ولو لعبد حبشي كأن رأسهٗ زبيبة. هٰذا حديث متفق علٰى صحته، أخرجهٗ محمد عن مسدد عن يحيٰى عن شعبة، وأخرجهٗ مسلم من طريق أبي ذرؓ، قال: أوصاني خليلي أن أسمع وأطيع وإن كان عبدا مجدع الأطراف.'' (شرح السنۃ للبغوی، کتاب الامارۃ والقضاء، وجوب طاعۃ الوالی، ج:۱۰، ص:۴۲، ط: المکتب الاسلامی، دمشق، بیروت)

۲:-وروى عن يحيى بن حصين، عن جدته أم الحصين، أنها سمعت رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم يخطب في حجة الوداع، وهو يقول: ولو استعمل عليكم عبد يقودكم بكتاب اللّٰه اسمعوا لهٗ وأطيعوا۔'' (شرح السنۃ للبغوی، کتاب الامارۃ والقضاء، وجوب طاعۃ الوالی، ج:۱۰، ص:۴۲، ط: المکتب الاسلامی، دمشق، بیروت)

۳:-عن عبد اللّٰه، عن النبي صلى اللّٰه عليه وسلم، قال: السمع والطاعة على المرء المسلم فيما أحب وكره ما لم يؤمر بمعصية، فإذا أمر بمعصية، فلا سمع ولا طاعة.''

(شرح السنۃ للبغوی، کتاب الامارۃ والقضاء، وجوب طاعۃ الوالی، ج:۱۰، ص:۴۳، ط: المکتب الاسلامی، دمشق، بیروت)

۴:-''المسلمون عند شروطهم.'' (الدر المختار، باب المستأمن أي الطالب للأمان، ج:۴، ص:۱۶۶، ط: دار الفکر، بیروت)

۵:-''لا دين لمن لا عهد لهٗ۔'' (شعب الایمان للبیہقی، ج:۴، ص:۸۷، رقم الحدیث: ۴۰۴۵، ط: دار الکتب العلمیۃ، بیروت)

الجواب صحیح	الجواب صحیح	الجواب صحیح	کتبہ
ابوبکر سعید الرحمٰن	محمد انعام الحق	محمد شفیق عارف	محمد زبیر خان
الجواب صحیح	الجواب صحیح		متخصص فقہ اسلامی
شعیب عالم	رفیق احمد		جامعہ علوم اسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن